پولیو کے بارے میں سچی کہانی - کامران

کامران، اسلام آباد، 2007:

پولیو کے بارے میں سچی کہانیوں کی سیریز سے اخذ کی گئی، جسے شارپ کٹ فلمز نے تشکیل دیا اور اس کی ہدایات دیں

جب نوجوان لوگ اسلام آباد کے علاقے I-10/1 کی گلیوں میں کرکٹ کھیلنے کے لئے جمع ہوتے ہیں، تو ان میں سے ایک لڑکا دوسروں سے مختلف نظر آتا ہے - اور وہ جانتا ہے کہ وہ دوسروں سے مختلف ہے۔

کامران کی عمر اس وقت ڈیڑھ سال تھی جب اس کے لئے پولیو کا مرض تشخیص کیا گیا تھا۔ شروع شروع میں جب وہ بہت چھوٹا تھا تو اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ دوسرے بچوں کی طرح کیوں نہیں کھیل سکتا، لیکن جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا، اس کی سمجھ میں یہ آنے لگا کہ پولیو کا مطلب کیا ہے۔ اب ایک نوجوان لڑکے کی صورت میں، اسے اپنے گرد لوگوں کی جانب سے گزاری جانے والی ایک مختلف زندگی کی سمجھ آنی شروع ہوگئی ہے۔

''جب میں بہن بھائیوں کو دوڑتے ہوئے اور کھیلتے ہوئے دیکھتا ہوں - تو مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اب میں نے اچھی طرح یہ سمجھ لیا ہے کہ میں ان کی طرح نہیں ہوں''۔

کامران کے دوست یہ تصور نہیں کرتے کہ وہ معذور ہے، مگر کامران جانتا ہے کہ وہ ان سے مختلف ہے۔ جب وہ کامران کے گھر کے سامنے گلی میں کھیلتے ہیں تو اس وقت اسے اپنے دوستوں کی جانب سے پیچھا کرنے میں لطف محسوس ہوتا ہے جب وہ اپنے بازوؤں کی مدد سے وہیل چیئر کو بھگاتا ہوا دوڑ جیت جاتا ہے اور اس کے دوست پیچھے رہ جاتے ہیں۔

پولیو سے اس کے دونوں ہاتھوں کے نچلے حصے متاثر ہوئے تھے، گھر سے باہر اس کی ہر حرکت اس کی وہیل چیئر پر ہی ہوتی ہے۔ کامران کو یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ وہ آسانی سے گھر سے باہر آ جاتا ہے، لیکن پھر بھی وہ اپنے دوستوں اور چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کرکٹ کھیلنے کے قابل نہیں ہے۔ اپنے دوستوں کے برعکس وہ صرف گیند کو پکڑ سکتا ہے، اگر وہ اس کی جانب پھینکی جائے، اور پورا ہاتھ گھمائے بغیر بالنگ کروا سکتا ہے۔ وہ دوسروں کے طرح گیند کے پیچھے نہیں بھاگ سکتا، اس لئے زیادہ تر وقت اپنی وہیل چیئر پر بیٹھے بیٹھے کھیل دیکھنے اور گیند کے اپنی طرف پھینکے جانے کے انتظار میں گزارتا ہے۔

گھر میں بھی کامران کے لئے حرکت کرنا اتنا آسان نہیں ہے کیوں کہ وہیل چیئر کی رسائی تمام کمروں تک نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اپنی وہیل چیئر سے اترنا پڑتا ہے۔ یہاں کامران کو مزید مسائل کا سامنا ہوتا ہے، کیوں کہ اسے اپنے بیڈروم میں ایک جانب سے دوسری جانب حرکت کرنے کے لئے فرش پر گھسٹتے ہوئے جانا پڑتا ہے۔ وہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ ''واش روم میں جانے میں اس سے بھی زیادہ مشکل پیش آتی ہے۔

کامران کے باپ کو سب سے بڑی فکر یہ ہے کہ اس کے انتقال کے بعد اس کا کیا ہوگا، کون کامران کی زندگی بھر مدد کر سکے گا۔ اس کے والد نے کہا ''وہ میری زندگی کا خراب ترین دن تھا جس دن مجھے یہ بتایا گیا کہ کامران کو پولیو ہے - ہماری غیر ذمہ داری کی وجہ سے، ہمارے بچے کو ہی خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس کے والدین ہونے کی حیثیت سے اب ہم اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے، لیکن ہمیں اپنی باقی ماندہ زندگی میں ہمیشہ اپنی غلطی کا احساس ہوتا رہے گا''۔

شارپ کٹ فلمز کے توشیق حیدر کو وضاحت پیش کرتے ہوئے کامران کے باپ نے کہا، ''اب جو کچھ ہم محسوس کر رہے ہیں اسے بیان نہیں کیا جا سکتا''۔ کامران نے اپنے آنسوؤں کے روکتے ہوئے کہا کہ وہ جانتا ہے کہ اب بھی اس کی ماں اسے گھسٹ کر چلتے ہوئے دیکھتی ہے تو رو پڑتی ہے اور یہ دیکھ کر اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی صرف یہ خواہش ہے کہ حالات بدل جائیں، لیکن وہ اپنے جذبات کو چھپا لیتا ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

جذبات سے بے قابو، کامران کا باپ محسوس کرتا ہے کہ ''کسی بھی والدین کی جانب سے سب سے بڑی ناانصافی اپنے بچوں کو حفاظتی ٹیکوں کا مکمل کورس نہ کروانا ہے''۔ اب جب کہ پولیو ٹیمیں پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کے لئے گھر گھر جاتی ہیں ''تو بچوں کو اس سہولت سے محروم رکھنا والدین کے لئے سب سے بڑا سانحہ ہوگا''۔

کامران کی کہانی ان میں سے صرف ایک ہے جسے پولیو کے بارے میں سچی کہانیوں کی سیریز سے اخذ کیا گیا اور جنہیں شارپ کٹ فلمز نے تشکیل دیا اور ان کی ہدایات دیں۔